بد مذہبوں کے پیچھے نماز کا حکم

تصنیف

حضور تاج الاسلام حضرت علامہ
مفتی جیش محمد صدیقی، برکاتی دام ظلہ العالی
قاضی القضاۃ نیپال وشیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور

تدوین وتہذیب

ابو العطر حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام امجدی، برکاتی (تاراپٹی، نیپال)
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)

ناشر

مجمع البرکات اکیڈمی
خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ جنکپور (نیپال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدمذہبوں کے پیچھے نماز کا حکم

تصنیف

حضور تاج الاسلام حضرت علامہ
مفتی جیش محمد صدیقی، برکاتی دام ظلہ العالی
قاضی القضاۃ نیپال وشیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور

تدوین وتہذیب

ابوالعطر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام امجدی، برکاتی (تاراپٹی، نیپال)
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)

ناشر
مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف
دھنوشہ (نیپال)

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ!

نام کتاب : بدمذہبوں کے پیچھے نماز کا حکم
مصنف : حضور تاج الاسلام حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی دام ظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور وقاضی القضاۃ نیپال
تصحیح: مفتئ مالوہ حضرت مفتی حبیب یار خان قادری،
صدر ومہتمم دار العلوم نوری (اندور)
تصحیح کتابت : فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی احمد حسین برکاتی نائب حضور شیر نیپال
تدوین وتہذیب : ابوالعطر حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام امجدی، برکاتی
کمپوزنگ : حضرت مولانا قاری بدرالدین احمد مصباحی
استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز (اندور)
باہتمام :
باراول :
تعداد : ایک ہزار (۱۰۰۰)
ہدیہ : ۱۸/روپے
ناشر مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، دھنوشہ (نیپال)
email id:mubacademy@gmail.com

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ حنفیہ ملحقہ جامعہ حنفیہ غوثیہ جنکپور (نیپال)
☆ مجمع البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات، لہنہ شریف، دھنوشا (نیپال)
☆ مکتبہ نظامی، سرسنڈ (بہار)

تقدیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' بیشک بنو اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوموں میں بٹ جائے گی۔ سارے فرقے جہنمی ہیں مگر ایک فرقہ۔ صحابہ نے عرض کیا حضور تہتر میں ایک فرقہ جو نجات یافتہ ہے وہ کون ہے؟ سرکار نے فرمایا: ما انا علیه و اصحابی " جس مذہب پر میں ہوں اور میرے صحابہ۔ سرکار علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام کے زمانہ میں اہلسنت وجماعت کے سوا اور کوئی فرقہ نہیں تھا۔ صحابہ کا عقیدہ وہی تھا جو سرکار کا تھا۔ باقی فرقہ دیوبندی، وہابی ،قادیانی اور چکڑالوی وغیرہا جو بعد میں پیدا ہوئے یہ تمام فرقہائے باطلہ اپنے عقائد فاسدہ، مظنونات شیطانیہ اور مزاعم مردودہ کی بنا پر اہل سنت وجماعت کی روش سے جدا اور شیطان لعین کے طریقہ پر گامزن ہیں۔

ان باطل فرقوں میں کچھ تو ایسے ہیں جنہوں نے احادیث کا سرے سے انکار کر دیا اور کچھ ایسے ہیں جن کے پیشواؤں نے اور بھی عقائد باطلہ اور اقوال کاذبہ کے ساتھ اپنی جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا۔ اور کچھ ایسے ہیں جو بارگاہ رسالت مآب کے گستاخ اور توہین کار ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہے،ضروریات دین کا انکار کیا۔ جب کہ یہ مسلم امر ہے کہ جو ضروریات دین کا انکار کرے وہ از روئے شرع کافر ہے۔ ان سب باطل فرقوموں میں سب سے بڑا نقصان دہ فتنہ وہابیوں

اور دیوبندیوں کا ہے۔ جن کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو غیب داں ماننا شرک ہے، حاضر وناظر ماننا شرک ہے، حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے، جیسا علم غیب حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حاصل ہے ویسا تو ہر جانور، بچے چوپائے سب کو حاصل ہے، شیطان کا علم سرکار کے علم سے زیادہ اور یہ نص سے ثابت ہے، حضور کے بعد نبی آ سکتا ہے اور آپ کے بعد نبی کے آنے سے آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا، ہر مخلوق چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے، جس کا نام محمد یا علی ہو وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں، اس کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (معاذ اللہ رب العلمین)

مسلمانو! اہل سنت وجماعت اور ان گستاخوں کے بیچ مدار اختلاف دراصل یہی ہذیان وگستاخیاں ہیں اور نازیبا کلمات وبیہودہ گوئیاں ہیں جو ان گستاخ جماعت کے پیشواؤں نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھیں اور چھاپیں اور اب یہ شیطانی گروہ یہ پروپیگنڈہ کر رہا ہے کہ وہابی، دیوبندی اور سنی کے درمیان اختلاف محض چند فروعی مسائل مثلا فاتحہ، تیجہ، عرس چہلم، مجلس میلاد وغیرہ کی بنا پر ہے۔

مسلمانو! یہ ان کا مکروفریب ہے ہرگز ہرگز ان کے فریب میں آ کر ان سے دوستی ورشتہ نہ کرنا اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھنا۔ مسلمانو! جن گروہوں کا عقیدہ اس طرح کا ہو کیا آپ کا ان لوگوں سے ملنا جلنا مناسب ہے؟ ایسوں کی صحبت میں رہنا، ان کے ساتھ کھانا پینا، شادی بیاہ کرنا آپ کو گوارہ ہوگا؟ نہیں ہرگز نہیں! ایسوں کی صحبت اور ایسوں کے پیچھے نماز پڑھنے اور شادی بیاہ، سلام وکلام سے بچنا مسلمان کے لئے ضروری ہے اور ان کی صحبت سے اجتناب از حد ضروری ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

نے فرمایا ''بدمذہب اگر بیمار پڑے تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو اور ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو، ان کے پاس نہ بیٹھو، نہ ان کے ساتھ پانی پیو نہ ان کے ساتھ کھا کھاؤ، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو، نہ ان کی جنازہ کی نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ (مسلم)

نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''خدائے تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ حج وعمرہ، نہ جہاد اور نہ کوئی نفل اور نہ کوئی فرض۔

ان بدعقیدوں اور گستاخوں کے بارے میں جنہوں نے رسول پاک کو گالیاں دیں، سرکار کی شان میں گستاخیاں لکھیں ان کے بارے میں علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ محمد بن سحنون نے کہا کہ علماء کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور امت کے نزدیک اس کا حکم قتل کرنا ہے اور جو شخص اس کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (شفاء شریف ج ۲ رص ۱۹)

علامہ حصکفی علاء الدین درمختار میں لکھتے ہیں کہ جو شخص کسی نبی کو گالی دے وہ شخص کافر ہو گیا اس کو بطور حد قتل کیا جائے اور اسکی توبہ مطلق قبول نہیں۔ (ج ۳ رص ۴۰)

زیر نظر کتاب حضور شیر نیپال کی تصنیف کردہ ہے جو ایک استفتاء کا تحقیقی جواب ہے، دلائل و براہین سے مزین و آراستہ ہے۔ سنی صحیح العقیدہ مسلمان کے لئے ضرور مشعل راہ ثابت ہوگی۔ بدعقیدوں کی دریدہ دہنی اور شان رسالت میں تنقیص و توہین اور رسول دشمنی کا پردہ فاش کرکے

مسلمانوں کو اس جماعت لعینہ سے دور و نفور کا حکم قرآن و حدیث اور عبارات فقہاء کی روشنی میں دیا ہے۔ اور ساتھ ہی توبہ کی حقیقت کو خوب واضح و واشگاف فرمایا۔ بعض مقامات پر عربی عبارتوں کا ترجمہ نہیں تھا وہ میں نے کر دیا ہے۔ اگر کہیں کسی طرح کی خامیاں نظر آئیں تو انہیں میری جانب منسوب کردیں مصنف کا دامن ان سے بری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو قبول عام فرما کر مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنائے اور حضور شیر نیپال دام ظلہ العالی والنورانی کی عمر و عمل اور علم میں برکتیں عطا فرمائے، آپ کا سایہ اہلسنت کے سروں پر دراز فرمائے۔

گدائے مصطفی ابوالعطر

محمد عبدالسلام امجدی برکاتی (تاراپٹی نیپال)

استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز کھجرانہ، اندور (ایم پی)

استفتاء

۹۲/۸۶ے

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ میرے گاؤں کے مسجد کا امام دارالعلوم دیوبند کا فارغ التحصیل ہے۔ جب گاؤں کے لوگ اس پر واقف ہوئے اور معترض ہوئے تو اس نے کہا کہ میں دیوبندیت سے توبہ کرتا ہوں اور سنی بریلوی کو اپناتا ہوں اور مسلک اعلیٰ حضرت پر چلوں گا۔ تو باشندگان بستی مطمئن ہوگئے مگر وہ امام تاہنوز اپنے نام کے ساتھ قاسمی لکھتا ہے اور اپنے بچوں کو دیوبندی کے مدارس میں بھیجتا ہے اور دوسروں کو بھی اسی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اسی کے علماء کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ فی الحال میری بستی میں ایک جلسہ ہوا جلسہ کے پوسٹر میں مدرسہ کے نام کے ساتھ نوریہ لکھنے پر اس امام نے اعتراض بھی کیا نیز اس جلسہ میں علمائے اہل سنت تشریف لائے ان حضرات سے بھی قطع تعلق کئے رہا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس امام کی اقتدا میں نماز درست ہوگی یا نہیں؟ ہم باشندگان بستی اس امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔ نیز جو حضرات اس امام کی مذکورہ بالا باتوں پر واقف ہونے کے بعد اس کو حق جانیں، پچ مانیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں عندالشرع ان کا کیا حکم ہے؟ ایسے لوگوں کے ساتھ کس طرح کا تعلق رکھنا چاہیے؟ بینوا وتوجروا

سائلین: (۱) محمد نعیم ادریسی رضوی (۲) محمد نعیم الدین قادری (۳) محمد مختار احمد رضوی

مدھواپور، مدھوبنی (بہار) ۷/۲/۱۴۱۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْجَانَا مِنْ کَیْدِ الْکَائِدِیْنَ وَمَکْرِ الْمَاکِرِیْنَ ٥ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ رَدَّ فَسَادَ الْمُفْسِدِیْنَ وَخِیَانَۃَ الْخَائِنِیْنَ ٥ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ٥

امابعد

فَالْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ۔

جس جماعت کے عقیدے حد کفر کو پہنچ چکے ہیں جیسے وہابی، دیوبندی، قادیانی، رافضی، غالی، پھلواروی، صلح کلی، چکڑالوی، قاتلہم المولیٰ تعالیٰ ان میں سے کسی کے پیچھے نماز جائز نہیں شخص مذکور فی السوال لائق امامت نہیں۔ اس کی اقتداء میں نمازیں درست نہیں۔ اس کے پیچھے نمازیں ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔ اور اس کی اقتداء میں جتنی نمازیں پڑھیں نہ ہوئیں توبہ صادقہ کریں اور سب کی قضا کریں کہ یہ فی الحقیقت قاسمی اور گھٹے درجہ کا قطعا یقینا دیوبندی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فرماتے ہیں:

دیوبندی عقیدے والوں کے پیچھے نماز باطل محض ہے، ہوگی ہی نہیں فرض سر پر رہے گا اور ان کے پیچھے پڑھنے کا شدید عظیم گناہ علاوہ۔ امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہمارے تینوں ائمہ مذہب امام اعظم وامام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نقل فرماتے ہیں لاتجوز الصلوٰۃ خلف اھل الاھواء۔ اس میں سب برابر ہیں نمازیں پنجگانہ ہو خواہ جمعہ یا عید یا جنازہ یا تراویح کوئی نماز ان کے پیچھے ہوسکتی ہی نہیں۔ بلکہ اگر (ان کو قابل امامت یا مسلمان جاننا بھی درکنار) ان کے کفر میں شک ہی کرے تو خود کافر ہے۔ جب کہ ان کے خبیث اقوال پر مطلع ہو۔ علمائے کرام حرمین شریفین بالاتفاق فرماتے ہیں من شك فی عذابه و کفره فقد کفر۔ جو شخص ان کے کافر ہونے

میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳۵)

پھر چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں:

ان کے پیچھے جو نمازیں بے خبری میں پڑھیں ان کا علاج ایک تو توبہ ہے۔ دوسرے یہ ضرور ہے کہ ان نمازوں کی قضا پڑھی جائے اندازہ اتنا کرلیا جائے کہ کوئی نماز باقی نہ رہ جائے زیادہ ہوجائے تو حرج نہیں۔(فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۲۳۶)

استفتاء ملاحظہ کرنے سے اس امر کا یقین ہوجاتا ہے کہ اس مذکور شخص کی دیوبندیت سے توبہ محض زبانی اور اپنے بچاؤ کے لیے تھی دیوبندیت کا فساد دل سے گیا نہیں۔ پھر سنی بریلوی کو اپنانے کا ادعا اور مسلک اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز پر چلنے کا وعدہ سب اس کے دھوکے اور مغالطے ہیں اور صریح مخادعت ومنافقت۔ اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ اس خبیث حیلے وبہانے سے سنی عوام کو فریب اور دھوکوں میں رکھا جائے اور اس توبہ کی آڑ میں دیوبندیت کی ترویج واشاعت کی جائے۔ اور قاسمی اس لیے لکھتا رہا کہ عوام کو کیا خبر کہ کس شقی کی طرف یہ اپنے کو منسوب کر رہا ہے اور دیوبندیوں کو اس کا یقین کامل رہے کہ یہ قاسم نانوتوی کا نمک خوار غلام ہے اور اب تک تھانوی گنگوہی کی حلقہ بگوشی سے جدا نہیں ہوا ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اس کا اپنے نام کے ساتھ قاسمی لکھنا علمائے دیوبند سے وِداد واتحاد منانا، بچوں کو دیوبندی مدارس میں بھیجنا اور اسی کی طرف عوام کو رغبت دلانا، علمائے اہل سنت سے نفرت کرنا، نور یہ نام سے عداوت دیکھنا اور آشوب چشم کے مریض یا کورچشم یا شپرہ چشم کی طرح نور کی تابانی سے دکھ پانا، بھاگنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ یہ شخص نرے درجہ کا بے دین بددین مرتدین ہے۔ خذلھم المولیٰ تعالیٰ اجمعین اور اس کی ساری عیاری، مکاری، فریب کاری، دغابازی، غداری مسلک دیوبندیت کی حمایت اور اشاعت کے لیے ہو رہی ہے۔ اور اس کا سارا پروگرام سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت کو غارت کرنے کا ہے۔ اس بات

میں کوئی شک نہیں کہ یہ ابن اُبَی کا خلف، قاسم نانوتوی کا غلام ہلال کا سخت دشمن اور ردیوبند کا پکا بہی خواہ اور اسی کا معین ومددگار اور اسی میں دل فگار اور اسی کا غمگسار اور اسی میں گرفتار ہے۔ اللہ عزیز وغفار ہمیں ان سے اپنی پناہ میں رکھے۔ ایسے ہی خبیث الباطن منافق لوگوں کے بارے میں قرآن عظیم کا فرمان ہے:

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۖ وَ مَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ لَا یُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ (پ: ۴، ع: ۳/ ال عمران ۱۱۸۔۱۲۰)

ترجمہ: ان کی آرزو ہے جتنی ایذا تمہیں پہنچے، بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا اور وہ جو سینے میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے۔ ہم نے نشانیاں تمہیں کھول کر سنادیں اگر تمہیں عقل ہو۔ سنتے ہو یہ جو تم ہو تم تو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں نہیں چاہتے اور حال یہ کہ تم سب کتابوں پر ایمان لاتے ہو۔ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور اکیلے ہوں تو تم پر انگلیاں چبائیں غصہ سے تم فرمادو کہ مرجاؤ اپنی گھٹن میں اللہ خوب جانتا ہے دلوں کی بات۔ تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگے اور تم کو برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں۔ اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کیے رہو۔ تو ان کا داؤ تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک ان کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں۔

ان آیات کریمہ کی تلاوت کرتے اور ان کے معانی پر غور کرتے جائیں اور مذکور فی

السوال (اس بدعقیدہ قاسمی امام) کے اقوال واعمال واحوال کو پیش نظر رکھ کر مطابقت کرتے جائیں، رب کعبہ کی قسم! ایک سرمو فرق نہیں پائیں گے۔ قرآن عظیم کا بالیقین یہ معجزہ باہرہ ہے۔ اور جو اس چالباز دغاباز کے احوال ملعونہ سے باخبر ہو اس کے ساتھ تعلق رکھتے نمازیں پڑھتے حق پر جانتے ہیں وہ سچے دل سے توبہ کریں۔ ساتھ چھوڑیں اور تعلق ختم کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ بددیانت فرقہ خبیثہ دیوبندیہ میں شامل اور اس کی حمایت میں کامل اور اہل سنت سے بلاشبہ خارج ہے۔ اور جماعت دیوبندیہ کے سرغنہ قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اور اشرف علی تھانوی سب کو نام بنام حسام الحرمین شریف اور الصوارم الہندیہ میں تمام عرب وعجم حل وحرم، ہندو پاک کے علمائے اہل سنت نے بالاتفاق کافر ومرتد قرار دیا ہے۔ اور ایسا کہ جو ان مذکورہ اربعہ کے کفار ومرتدین اور معذبین ہونے میں شک بھی کرے تو خود کافر جب کہ ان کے اقوال ملعونہ مردودہ مخذولہ پر مطلع ہو۔

قاسم نانوتوی کا کفر:

قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند جس کے نام کی طرف اس نے اپنے کو منسوب کر کے قاسمی لکھا ہے اس کے صریح کفریات میں سے ایک کفر یہ ہے کہ اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخر الانبیا ہونے کا انکار کیا ہے اور لکھا کہ آپ کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ سب میں پچھلے نبی ہیں عوام کا خیال ہے۔ چنانچہ تحذیر الناس ص: ۳ پر لکھا ہے:

"عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانہ کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم اور تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے"۔

جب کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب میں پچھلے نبی ہونا

نہ مانے وہ کافر ہے۔

فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۲ میں ہے:

اذا لم یعرف ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔

ترجمہ: جو شخص یہ نہ مانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء میں سب سے پچھلے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں کیونکہ حضور ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا ضروریات دین سے ہے۔

رشید گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی کا کفر:

رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھی کے کفریات صریحہ سے یہ ہے کہ دونوں نے براہین قاطعہ کے ص: ۵۱ مطبوعہ ساڈھور پر لکھا کہ:

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اس کا حاصل یہ کہ شیطان اور ملک الموت کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پاک سے زیادہ ہے اور یہ نص سے ثابت ہے۔ حالانکہ اس پر بھی علمائے امت کا اجماع ہے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے کسی کا علم زیادہ بتائے وہ کافر ہے۔

حسام الحرمین شریف ص: ۱۰۲ میں ہے:

من قال فلان اعلم منه صلی اللہ علیه وسلم فقد عابه ونقصه فهو ساب والحکم فیه حکم الساب من غیر فرق لانستثنی منه صورة وهذا کله اجماع من لدن الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم۔

ترجمہ: جو کسی کا علم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتائے اس نے بے شک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا اور حضور کی شان گھٹائی تو وہ گالی دینے والا ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو گالی دینے والا کا ہے۔ اصلاً فرق نہیں اس میں ہم کسی صورت کا استثنا نہیں کرتے اور ان تمام احکام پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے اب تک برابر اجماع چلا آ رہا ہے۔

اشرف علی کا کفر:

اور اشرف علی نے حفظ الایمان کے ص:۱۵ مطبوعہ دار الکتاب، دیو بند پر لکھا:

''پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب؟ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ ایسا علم غیب تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی (بچہ) ومجنوں (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے حاصل ہے''۔

اس میں تصریح ہے کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ معاذ اللہ!

اس عبارت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلی توہین ہے۔ اور امت کا اجماع اس پر بھی ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ جیسا کہ شفاء شریف میں سیدنا قاضی عیاض اور رد المحتار ج ۳ ص ۳۱۷ میں علامہ شامی نے تحریر فرمایا:

اجمع المسلمون علیٰ ان شاتمه کافر وحکمه القتل من شك فی عذابه و کفره کفر۔

ترجمہ: مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی توہین کرنے والا کافر ہے ایسا کہ جو اس کے کافر اور معذب ہونے میں شک کرے وہ

خود کافر ہے۔

اعلیٰ حضرت کی نوک قلم بدعقیدوں کے سینے پر اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز فتاویٰ رضویہ ج:۶ ص:۹۱ میں فرماتے ہیں:

جب ان کو مسلمان سمجھنا درکنار ان کے کفر میں شک کرنا موجب کفر ہے تو معاذ اللہ! انہیں عالم دین یا پیرو سنت سمجھنا کس درجہ اخبث کفر ہوگا **وذالك جزاء الظالمين۔**

اور ج:۶ ص:۵۵ پر فرماتے ہیں کہ:

''مرتدوں میں سب سے بدتر مرتد منافق ہے۔ یہی وہ ہے کہ اس کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے کہ یہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے۔ خصوصاً وہابیہ، خصوصاً دیوبندیہ کہ اپنے آپ کو خاص اہل سنت کہتے، حنفی بنتے چشتی نقشبندی بنتے، نماز و روزہ ہمارا سا کرتے ہماری کتابیں پڑھتے پڑھاتے اور اللہ و رسول کو گالیاں دیتے ہیں، یہ سب سے بدتر زہر قاتل ہیں۔

اور اسی کی ج:۶ ص:۳۰ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

کفر اصلی کی ایک سخت قسم نصرانیت ہے اور اس سے بدتر مجوسیت، اس سے بدتر بت پرستی، اس سے بدتر وہابیت اور ان سے بدتر اور خبیث تر دیوبندیت......

پھر فرماتے ہیں:

اگر تمہاری نفرت اللہ کے لیے ہوتی تو افعال سے ایک درجہ ہی، بت پرستوں سے لاکھوں درجہ ہوتی۔ اگر بت پرستوں سے لاکھ درجہ ہوتی دیوبندیوں سے کروڑ درجہ ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ ج۶ ص ۳)

اقول: فرقہ پھلواردیہ اس سے اربوں درجہ ہونی چاہیے کہ یہ دیوبندیوں سے بھی بدتر اور خبیث تر کہ یہ فرقہ پھلواردیہ حنفی، چشتی، نقشبندی بننے کے علاوہ قادری بھی بنتے ہیں اور عرس وفاتحہ اور میلاد و قیام سب کچھ کرتے اور عقائد کفریہ اور خیالات فاسدہ رکھتے، دیوبندیہ غیر

مقلد یہ وغیرہما کے عقائد باطلہ اور اقوال ملعونہ پر مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان جانتے، پیر وسنت گردانتے، متقی و پرہیز گار سمجھتے ہیں۔ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم .وشھدوا علی انفسھم انھم کانو کافرین. معاذ اللہ رب العلمین من شر المفسدین و کید الکافرین.

اگراس سے تعلق رکھنے والے افہام وتفہیم سے اپنا تعلق منقطع کرلیں فبہاورنہ ان سب کا بھی وہی حکم ہے جو دیوبندیوں کا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ

ترجمہ:تم میں سے جو ان سے تعلق دوستی رکھے وہ بلاشک انہیں میں سے ہے۔

(المآئدہ ۵۱)

ان سے سلام وکلام پاس بیٹھنا، بیٹھانا بیمار ہوتو اس کی عیادت، مرجائے تو جنازہ میں شرکت،اس کے ساتھ مواکلت ومناکحت سب ناجائز وحرام اور سخت حرام۔ارشاد الٰہی ہے:

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ:ان ظالموں کے پاس یاد آنے پر مت بیٹھ۔(الانعام ۶۸)

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ (ہود ۱۱۳)

ترجمہ:اور میل نہ کرو ظالموں کی طرف کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتو کم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا ابآئکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولا یفتنونکم۔ (مسلم ج ۱ ص ۱۰،حلیۃ الاولیاء ج ۴ ص ۹۵)

ترجمہ: آخری زمانے میں کچھ فریبی جھوٹے پیدا ہوں گے جو تمہارے پاس

ایسی باتیں لے کر آئیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے آباء واجداد نے۔اس لئے تم ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں،کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔

اور فرماتے ہیں:

فلا تجالسوھم ولا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تناکحوھم واذا مرضوا فلا تعودوھم واذماتوا فلاتشھدوھم ولا تصلوا علیھم ولا تصلوا معھم۔

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۳۲۴،لسان المیزان ج ۴ ص ۱۱۱۳)

ترجمہ:نہ ان کے پاس بیٹھو،نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ،نہ ان کے ساتھ پانی پیو، نہ ان کے ساتھ شادی بیاہ کرو، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو،مرجائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ،نہ ان پر نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

اور اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ (توبہ ۸۴)

ترجمہ:ان میں کبھی کسی کے جنازہ کے نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہونا۔

عن ابی امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل البدع کلاب اھل النار۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۲۹۱، کنز العمال ج ۱ ص ۲۱۸)

یعنی حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بدمذہب لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اھل البدع شر الخلق والخلیقة۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۲۹۱، کنز العمال ج ۱ ص ۲۱۸)

ترجمہ: انس ابن مالک رضی اللہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بدترین مخلوق ہیں۔

عن عبد اللہ بن بسر قال قال رسول اللہ ﷺ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام۔

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۱۹، جامع صغیر ج ۲ ص ۵۴۵، تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۱۳)

ترجمہ: جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے اسلام کے ڈھادینے میں مدد کی۔

علامہ محقق سعد الملۃ والدین تفتازانی مقاصد وشرح مقاصد میں فرماتے ہیں:

حکم المبتدع البغض و العداوة و الاعراض عنه و الاهانة و الطعن و اللعن"

ترجمہ: بدعتی کا حکم بغض وعداوت، بائیکاٹ، اہانت اور لعن وطعن کرنا ہے۔

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تقربوا الی اللہ ببغض اهل المعاصی و القوهم بوجوه مکفهرة و التمسوا رضا اللہ بسخطهم و تقربوا الی اللہ بالتباعد عنهم۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۶۵، فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۱۳)

اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کرو اہل معاصی کے بغض سے اور ان سے ترشروئی کے ساتھ ملو اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کی خفگی میں ڈھونڈو اور اللہ کی نزدیکی ان کی دوری سے چاہو۔

متذکرہ بالا بیان سے تمام فرقہائے باطلہ دیوبندیہ غیر مقلدیہ، نیچریہ، چکڑالویہ، پھلوارویہ وغیرہم گروہ ناریہ اور ان کے اذناب واتباع کے احکام بخوبی روشن ہوگئے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔

اب رہ گئی یہ بات کہ باشندگان سنی اس کی توبہ سے مطمئن ہوگئے۔ مگر معلوم ہے کہ

بدمذہب کی توبہ پر اطمینان کے لیے کتنی مدت درکار ہے اور توبہ کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک ہو۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سے سماعت فرمائیے۔

فتاویٰ رضویہ جلد ۱۰ ص: ۲۵۶ پر ہے:

اس کے ساتھ (تائب کے ساتھ) بندوں کے معاملے تین قسم ہیں: ایک یہ کہ گناہ کی اس کو سزا دی جائے، اس پر یہاں قدرت کہاں۔ دوسرے یہ کہ اس کے ارتباط واختلاط سے تحفظ وتحرز کیا جائے کہ بدمذہب کا ضرر سخت متعذر ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ اس کی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت واقتدائے نماز وغیرہ سے احتراز کریں۔ یہاں تک کہ اس کی صلاح حال ظاہر ہو اور مسلمان کو اس کے صدق توبہ پر اطمینان حاصل ہو اس لیے کہ بہت عیار اپنے بچاؤ اور مسلمان کو دھوکا دینے کے لیے زبانی توبہ کر لیتے ہیں اور قلب میں وہی فساد بھرا ہوتا ہے۔

عراق میں ایک شخص صبیغ بن عسل تمیمی کے سر میں کچھ خیالات بدمذہبی گھومنے لگے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور عرضی حاضر کی گئی۔ طلبی کا حکم صادر فرمایا۔ وہ حاضر ہوا۔ امیر المومنین نے کھجور کی شاخیں جمع کر رکھیں اور اسے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ فرمایا تو کون ہے؟ کہا میں عبد اللہ صبیغ ہوں۔ فرمایا اور میں عبد اللہ عمر ہوں اور ان شاخوں سے مارنا شروع کیا کہ خون بہنے لگا، پھر قید خانہ میں بھیج دیا، جب زخم اچھے ہوئے۔ پھر بلایا اور ویسا ہی مارا پھر قید کرایا۔ سہ بار پھر ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ بولا یا امیر المومنین واللہ اب وہ ہوا میرے سر سے نکل گئی۔ امیر المومنین نے اسے حاکم یمن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھیج دیا اور حکم فرمایا کہ کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے، وہ جدھر گزرتا اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے سب متفرق ہوجاتے۔ یہاں تک کہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرضی بھیجی کہ یا امیر المومنین اب اس کا حال صلاح پر ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت فرمائی۔

عن نافع مولی عبد اللہ ان صبیغ العراقی جعل یسئل عن اشیاء من القرآن فی اجناد المسلمین حتی قدم مصر فبعث به عمرو بن

العاص الی عمر بن الخطاب فلما اتاہ الرسول بالکتاب فقرأہ فقال این الرجل؛فقال فی الرحل .قال عمر ابصر ان یکون ذھب فتصیبك منی به العقوبة الموجعة فاتاہ به فقال عمر تسأل محدثة فارسل عمر الی رطائب من جرید فضربه بھاحتی ترك ظھرہ وبرة ثم ترکه حتی برأ ثم عاد له ثم ترکه حتی برأ فدعابه لیعود له .فقال صبیغ ان کنت ترید قتلی فاقتلنی قتلا جمیلا ،وان کنت ترید ان تداوینی فقد واللہ برأت .فاذن له الیٰ ارضه و کتب الی ابی موسیٰ الاشعری ان لا یجالسه احد من المسلمین .فاشتد ذلك علی الرجل ،فکتب ابو موسی الیٰ عمر ان قد حسنت توبته فکتب عمر ان یأذن للناس بمجالسته .(سنن الدارمی ج۱ ص۶۷)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صبیغ عراقی مسلمانوں کے مختلف گروہوں سے قرآن کے بعض اشیاء کے بارے میں سوال کرتا تھا یہاں تک کہ وہ مصر آیا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا۔تو جب قاصد خط لیکر آپ کی خدمت میں آیا آپ نے خط پڑھا اور فرمایا وہ آدمی کہاں ہے؟ تو اس نے عرض کی کجاوے میں ہے۔حضرت عمر نے فرمایا دیکھنا کہیں فرار نہ ہوجائے ورنہ تمہیں تکلیف دہ سزا دی جائے گی۔تو اسے لایا گیا،آپ نے فرمایا کیوں تو نئی نئی باتیں پوچھتا ہے؟ آپ نے کھجور کی شاخیں منگوائیں اور مارنا شروع کردیا حتی کہ اس کی پشت کو زخمی کر کے چھوڑ دیا۔پھر مارا پھر چھوڑ دیا حتی کہ وہ صحیح ہوگیا۔پھر آپ نے دوبارہ اس کو مارا حتی کہ وہ صحیح ہوگیا۔پھر آپ نے اسے بلایا تا کہ پھر اس کی پٹائی کی جائے ۔راوی بیان کرتے ہیں کہ صبیغ نے کہا اے امیر المؤمنین !اگر آپ مجھے قتل کرنا

چاہتے ہیں تو بہتر انداز میں قتل کیجئے اور اگر میرا علاج مقصود ہے تو بخدا اب میں ٹھیک ہوگیا ہوں۔آپ نے اسے اس کے علاقے میں جانے کی اجازت دیدی اور حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ اسے مسلمانوں کی کسی مجلس میں بیٹھنے نہ دو۔اس شخص پر معاملہ گراں گذرا حتی کہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خط لکھا کہ اس شخص کی توبہ درست ہوگئی ،تو آپ نے جوابی خط لکھا کہ اب لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دیدی جائے۔

کسی کی توبہ پر اعتماد کب کیا جائے؟

پھر صحت توبہ پر اطمینان کتنی مدت میں حاصل ہوتا ہے صحیح یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی مدت معین نہیں کرسکتے جب اس شخص کی حالت کے لحاظ سے اطمینان ہوجائے کہ اب اس کی اصلاح ہوگئی اس وقت دو قسم اخیر کے معاملات برطرف ہوں گے۔

فتاویٰ امام قاضی خان پھر فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے:

الفاسق اذا تاب لاتقبل شھادته مالم یمض علیه زمان یظھر علیه اثر التوبة والصحیح ان ذالك مفوض الی رء القاضی.

ترجمہ: فاسق جب توبہ کرلے تو اس کی شہادت اس وقت تک قبول نہیں جب تک اتنا زمانہ نہ گذر جائے جس میں توبہ کا اثر ظاہر ہوجائے۔اور صحیح یہی ہے کہ یہ قاضی کی رائے کے سپرد کیا جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ بات نظر بحالات مختلف ہوجاتی ہے۔ایک سادہ دل راست گو سے کوئی گناہ ہوا اس نے توبہ کی اس کے صدق پر جلد اطمینان ہوجائے گا اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں گے اگرچہ ہزار مجمع میں تائب ہوا۔امام اجل ملک العلما ابو بکر مسعود کاشانی قدس سرہ الربانی بدائع میں فرماتے ہیں:

المعروف بالکذب لاعدالة له فلا تقبل شهادته ابداو ان تاب بخلاف ما وقع فی الکذب سهواً او ابتلی به مرة ثم تاب واللہ تعالیٰ اعلم۔ (عالمگیری ج ۳ ص ۴۶۸)

ترجمہ: جو شخص جھوٹ بولنے میں مشہور ہو اس کی عدالت ثابت نہیں لہذا اس کی شہادت کبھی قبول نہیں کی جائے اگرچہ اس نے توبہ کر لی ہو بخلاف اس شخص کے جس نے سہوا یا وقت مجبوری کبھی جھوٹ بولا ہو پھر توبہ کر لی ہو۔

ان تصریحات سے واضح واظہر من الشمس ہو گیا کہ جب تک تائب توبہ کے بعد اپنی اصلاح نہ کرے اور اس کی صلاح حال ظاہر نہ ہو جائے اس کی توبہ قابل اطمینان نہیں، اس کے احوال واعمال اور اقوال کی درستگی سے پہلے عزت وکرامت کی جگہ اسے بیٹھانا منبر پر کھڑا کرنا یا مسجد کا امام بنانا اس کی اقتدا میں نماز پڑھنی یا اس کی گواہی قبول کرنی یا بچوں کو اس کی تعلیم میں دینا ہرگز روا نہیں۔

اب یہ سنئے کہ توبہ کیسی ہونی چاہیے؟ اس کے شرائط واحکام کیا ہیں؟ ارشاد ربانی ہے:

تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۔ (پ:۲۸ سورہ تحریم ۹)

ترجمہ: اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے۔

خزائن العرفان میں اس کے تحت ہے:

یعنی توبہ صادقہ جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مجتنب رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور دوسرے اصحاب نے فرمایا توبہ نصوح وہ ہے کہ توبہ کے بعد آدمی پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسا کہ نکلا ہوا دودھ پھر تھن میں واپس نہیں ہوتا۔

اور نور العرفان میں اسی کے تحت ہے:

سچی توبہ جس کا اثر یہ ہو کہ برے اعمال چھوٹ جائیں، نیک کاموں کی عادت پڑ جائے۔ توبہ کی حقیقت گزشتہ پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد ہے۔ توبہ

بہت قسم کی ہے کفر سے توبہ، فسق سے توبہ، حقوق العباد سے توبہ وغیرہ۔ توبۃ النصوح یہ ہے کہ آدمی توبہ کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے جیسے تھن سے نکلا ہوا دودھ تھن میں نہیں لوٹتا۔

وعن علی رضی اللہ عنہ انہ سمع اعرابیا یقول اللهم انی استغفرك و اتوب الیك فقال یا هذا ان سرعة اللسان بالتوبة توبة الکذابین قال وما التوبة قال ان التوبة یجمعها ستة اشیاء علی الماضی من الذنوب الندامة وللفرائض الاعادة ای القضاء صلاةً اوصوماً اوزكوةً اونحوها وردالمظالم واستحلال الخصوم وان تعزم علی ان لاتعود وان تذیب نفسك فی طاعة الله كما ربیتها فی المعصیة وان تذیقها مرارة الطاعة كما اذقتها حلاوة المعاصی۔

(روح البیان ج ۱۰ ص ۶۲، روح المعانی ج ۲۸ ص ۴۹۰)

ترجمہ: حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک اعرابی کو سنا کہ وہ دعا کر رہا تھا اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کر رہا ہوں اور تیری بارگاہ میں گناہوں سے توبہ کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا اے اعرابی زبانی توبہ تو جھوٹوں کی توبہ ہے۔ عرض کیا کہ فرمایا جائے حضور سچوں کی توبہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس توبہ میں یہ چھ چیزیں پائی جائیں:

(۱) جو گناہ پہلے ہو چکے ہیں ان پر ندامت۔

(۲) جو فرض نماز وروزہ زکوۃ وغیرہ ادا نہ ہوئے ان کی قضا۔

(۳) کسی کا حق غصب کیا ہے تو اسے لوٹا دینا یا حق والے سے اس کی اجازت حاصل کر لینا۔

(۴) اور آئندہ گناہ نہ کرنے پر پختہ ارادہ کر لینا۔

(۵) جس طرح پہلے تو نے اپنے نفس کو بدکاریوں سے فربہ کیا ہے اب اطاعت

الٰہی میں اس کو پگھلا دے۔

(۶) اور جس طرح اس کو گناہوں کا پہلے میٹھا مزہ چکھایا اب اسے اطاعت الٰہی کا کڑوہ مزہ چکھاتا رہے (یہ ہے سچوں کی توبہ)۔

روح المعانی میں ہے:

عن ابن عباس قال قال معاذ بن جبل یا رسول اللّٰہ ماالتوبة النصوح؟ قال ان یندم العبد علی الذنب الذی اصاب فیعتذر الی اللّٰہ تعالیٰ ثم لایعود الیه کما لا یعود اللبن الی الضرع۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ توبہ نصوح کیا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جو گناہ بندہ سے صادر ہو گیا اس پر وہ نادم ہو کر بارگاہ الٰہی میں معذرت طلب کرے۔ پھر گناہ کی طرف نہ پلٹے، جس طرح دودھ تھن کی طرف نہیں پلٹتا۔

خازن شریف ج:۴ ص:۲۸۷ میں ہے:

قال عمر بن الخطاب وابی بن کعب ومعاذ التوبة النصوح ان یتوب ثم لایعود الی الذنب کما لایعود اللبن الی الضرع وقال الحسن هی ان یکون العبد نادماً علی مامضی مجمعاً علی ان لایعود الیه وقال الکلبی ان یستغفر باللسان ویندم بالقلب ویمسك بالبدن وقال سعید بن المسیب معناه توبة تنصحون بها انفسکم وقال محمد بن کعب القرظی التوبة النصوح یجمعها اربعة اشیاء الاستغفار باللسان والاقلاع بالابدان واضمار ترك العود بالجنان ومهاجرة سیٔ الاخوان۔

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب، حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ سچی توبہ یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے پھر اس کی طرف نہ

پلٹے جس طرح دودھ تھن کی طرف نہیں پلٹتا۔ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توبہ یہ ہے کہ آدمی کئے ہوئے پر شرمندہ ہو اور آئندہ اس گناہ کی طرف نہ پلٹنے کا پختہ ارادہ کرے۔ اور حضرت کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زبان سے مغفرت طلب کرے، دل سے شرمندہ ہو اور اعضا کو گناہ سے دور رکھے۔ اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توبۃ النصوح کا معنی ایسی توبہ ہے کہ جو خود تمہارے لئے نصیحت بن جائے۔ اور کعب قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ توبہ نصوح چار چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے:

(۱) زبان سے مغفرت طلب کرنا۔
(۲) اعضاء بدن کو گناہوں سے روکے رکھنا۔
(۳) اور دل سے دوبارہ اس گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا عہد کرنا اور
(۴) اور بروں دوستوں کی سنگت سے دور رہنا۔ (ترجمہ از: امجدی)

اور مدارک شریف ص:۲۸۷ میں ہے:

وجاء مرفوعاً التوبة النصوح ان یتوب ثم لایعود الی الذنب الی ان یعود اللبن فی الضرع وعن حذیفة بحسب الرجل من الشر ان یتوب عن الذنب ثم یعود فیه وابن عباس رضی اللّٰہ عنه هی الاستغفار باللسان والندم بالجنان والاقلاع بالارکان۔

ترجمہ: اور حدیث مرفوع میں آیا ہے کہ توبۃ النصوح یہ ہے کہ آدمی توبہ کرے پھر اس گناہ کی طرف نہ پلٹے یہاں تک کہ دودھ تھن میں لوٹ جائے۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی کے برا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ گناہ سے توبہ کرے پھر اسی گناہ میں پڑ جائے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ توبۃ النصوح یہ ہے

کہ زبان سے مغفرت طلب کی جائے اور دل سے نادم ہو اور عملاً اس گناہ سے باز آجائے۔ (ترجمہ از: امجدی)

اور صاوی شریف ج ۴ ص: ۲۲۶ میں ہے:

واعلم ان التوبة مما لا يتعلق به حق لآدمي لها شروط ثلثة ان يقلع عن المعصية في الحال وان يندم على مافعله وان يعزم على انه لايعودو ان كانت متعلقة بحق آدمي فيزاد على هذه الثلاثة رد المظالم الى اهلها ان امكن والا فيكفي استسماحهم وهي واجبة من كل ذنب كان كبيرة اوصغيرة باجماع لماورديايها الناس توبوا الى الله فاني اتوب اليه في اليوم مأة مرة وفي رواية اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر من سبعين مرة.

ترجمہ: اور جاننا چاہئے کہ ان چیزوں سے توبہ کرنا جن سے آدمی کا حق متعلق نہ ہو تو اس کے لئے تین شرطیں ہیں:

(۱) فوراً گناہ سے رک جائے۔

(۲) اور اپنے کئے پر شرمندہ ہو۔

(۳) اور پھر اس گناہ کے ارتکاب نہ کرنے کا پختہ ارادہ۔ اور اگر توبہ ان گناہوں سے ہو جن سے کسی آدمی کا حق متعلق ہو تو مذکورہ شرائط پر ان شرائط کا اضافہ کیا جائے۔

(۴) صاحب حق کا حق لوٹا دے اگر ممکن ہو ورنہ معافی مانگ لینا کافی ہوگا۔

اور توبہ ہر گناہ سے واجب ہے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا "اللہ کی طرف توبہ کرو کیونکہ میں خود روزانہ اس کی بارگاہ میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ بے شک میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں روزانہ ستر سے زیادہ۔ (ترجمہ از: امجدی)

اور خازن شریف ج: ۴ ص: ۳۱۶ میں ہے:

وقال العلماء التوبة واجبة من كل ذنب على الفور ولا يجوز تأخيرها سواء كانت المعصية صغيرة او كبيرة فان كانت المعصية بين العبد وبين الله تعالى لا تتعلق بحق آدمي فلها ثلاث شروط احدها ان يقلع عن المعصية والثاني ان يندم على فعلها والثالث ان يعزم على ان لا يعود اليها ابدا فاذا اجتمعت هذه الشروط في التوبة كانت نصوحاً وان فقد شرط منها لم تصح توبته فان كانت المعصية تتعلق بحق آدمي فشروطها اربعة هٰذه الثلاثة المتقدمة والرابع ان يبرأ من حق صاحبها فان كانت المعصية مالا ونحوه رده الى صاحبه وان كان حد قذف او نحوه مكنه من نفسه او طلب عفوه وان كانت غيبة استحله منها ويجب ان يتوب العبد من جميع الذنوب فان تاب من بعضها صحت توبته من ذالك الذنب وبقي عليه مالم يتب منه هٰذا مذهب اهل السنة وقد تظاهرت دلائل الكتاب والسنة واجماع الامة على وجوب التوبة.

یعنی علما نے فرمایا کہ ہر گناہ سے فوراً توبہ واجب ہے دیر کرنا جائز نہیں۔ خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ۔ پھر اگر گناہ بندہ اور خدا کے درمیان ہے کسی آدمی کا حق اس گناہ سے متعلق نہیں تو اس توبہ کے لیے تین شرطیں ہیں:

(۱) گناہ سے تائب پورے طور پر جلد ہو جائے۔

(۲) اس گناہ کے ارتکاب پر دل سے شرمندہ ہو۔

(۳) آئندہ کبھی بھی اس گناہ کے نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔

توجب یہ تینوں شرطیں توبہ میں جمع ہوں گی تو وہ توبہ نصوح ہوگی۔ پھر اگر کسی آدمی کے حق سے گناہ متعلق ہے تو اس توبہ کی چار شرطیں ہیں: یہ تینوں پیش کردہ اور چوتھی

شرط یہ ہے کہ توبہ کرنے والا صاحب حق سے خلاصی پائے۔ اگر کسی کا مال وغیرہ لیا ہے تو اسے صاحب حق کو لوٹا دے اور اگر حد قذف کا سزاوار ہوا ہے تو اسے اپنے اوپر قدرت دے یا اس سے معافی طلب کرے اور اگر غیبت ہو تو معافی مانگ کر نجات حاصل کرے اور سارے گناہوں سے توبہ کرنا بندہ پر واجب ہے۔ پھر اگر بعض گناہ سے توبہ کرے گا تو اس گناہ سے اس کی توبہ صحیح ہے اور جن گناہوں سے توبہ نہ کرے گا وہ اس کے ذمہ باقی رہیں گے۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے۔ اور توبہ کے وجوب پر کتاب وسنت اور اجماع امت کی دلیلیں ظاہر وباہر ہیں۔

تفسیر ابن عباس میں ہے:

(توبة نصوحاً) خالصاصادقاً من قلوبکم وهوالندم بالقلب والاستغفار باللسان والاقلاع بالبدن والضمیر علی ان لایعود الیه ابداً۔

یعنی توبہ ہو تو سچے دل سے ہو، مکاری ریاکاری سے نہ ہو، توبہ کے بعد کردار وگفتار کے مطابق ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کر بت پرستی سے توبہ کرے اور جنیؤ پہنے رہے۔ عیسائیت سے توبہ کرے اور گرجا گھر جاتا رہے۔ دیوبندیت سے توبہ کرے اور اس کی ٹوپی سر پر رہے۔ وہابیت سے توبہ کرے اور نجد کا لباس زیب تن رہے۔ پھلوارویت سے توبہ کرے اور اس کا انگرکھا نہ اترے اور جس سے توبہ کیا ہے اسی کو فروغ دینے کی کوشش کرتا رہے۔ ولاحول ولاقوة الاباللہ العلی العظیم۔

جس گناہ اور بدمذہبی کو جس طرح کیا جس زور وشور کے ساتھ اشاعت کرتا رہا اسی طرح انشراح قلب کے ساتھ اسی زور وشور کے ساتھ اس کا اعلان کردے، اس کا رد کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا عملت سیئة فاحدث عندها توبة السر بالسر والعلانیة

بالعلانیة۔

جب تو گناہ کرے تو فوراً توبہ کر خفیہ کی خفیہ اور اعلانیہ کی اعلانیہ پھر اس کے صدق توبہ پر اطمینان ہوگا۔

مسلمان بھائیو! کے فائدہ کے واسطے قدرے طول دیا ہے کہ دوست ودشمن کے درمیان فرق جانیں۔ پاک وناپاک کے درمیان امتیاز کریں۔ تہتر فرقوں میں بہتر کو دوزخی سمجھیں اور ایک ہی جماعت کو برحق اور جنتی اعتقاد کریں اور عقیدہ رکھیں کہ بلاشبہ جنتی فرقہ فرقۂ اہل سنت وجماعت ہے اور دیوبندیہ، وہابیہ، پھلوارویہ، قادیانیہ، خارجیہ، ناصبیہ، رافضیہ، نیچریہ، چکڑالویہ وغیرہا فرقہائے باطلہ سب ناری ہیں۔ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی کے گستاخ اور بدگو یا ان کے حامی ہیں، اس اطراف میں دیوبندیوں، وہابیوں، پھلواریوں کا فتنہ سخت ہے۔ ان سب سے جدا رہنا تعلق منقطع کرنا فرض اور اہم فرض ہے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

ایمان کے حقیقی وواقعی ہونے کو دو باتیں ضرور ہیں:

(۱) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور

(۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہان پر تقدیم۔

تو اس کی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم کتنی ہی عقیدت کتنی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے باپ تمہارے استاذ، تمہارے پیر تمہارے اولاد تمہارے بھائی تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کسے باشد جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام ونشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ، دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، ان

کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ، پھر نہ تم اپنے رشتے علاقے، دوستی الفت کا پاس کرو نہ اس کی مولویت مشیخیت بزرگی فضیلت کو خطرے میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی غلامی کی بنا پر تھا، جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اس سے کیا علاقہ رہا، اس کے جبے عمامے پر کیا جائیں۔ کیا بہتیرے یہودی جبے نہیں پہنتے، عمامے نہیں باندھتے، اس کے نام وعلم وظاہری فضل کو لے کر کیا کریں بہتیرے پادری بکثرت فلسفی بڑے بڑے علوم وفنون نہیں جانتے۔ اور اگر یہ نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تم نے اس کی بات بنانی چاہی اس نے حضور سے گستاخی کی اور تم نے اس سے دوستی بنالی یا اسے ہر برے سے بدتر برا نہ جانا یا اسے برا کہنے پر برا مانا یا اسی قدر کہ تم نے اس امر میں بے پرواہی منائی یا تمہارے دل میں اس کی طرف سے سخت نفرت نہ آئی تو للہ تمہیں انصاف کرلو کہ تم ایمان کے امتحان میں کہاں پاس ہوئے۔ قرآن وحدیث نے جس پر حصول ایمان کا مدار رکھا تھا، اس سے کتنی دور نکل گئے، مسلمانو! کیا جس کے دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوگی، وہ ان کے بدگو کی وقعت کرسکے گا، اگرچہ اس کا پیر یا استاذ یا پدر ہی کیوں نہ ہو کیا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان سے زیادہ پیارے ہوں وہ ان کے گستاخ سے فوراً سخت شدید نفرت نہ کرے گا؟ اگرچہ اس کا دوست یا برادر یا پسر ہی کیوں نہ ہو۔ للہ اپنے حال پر رحم کرو اور اپنے رب کی بات سنو۔ دیکھو وہ کیوں تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے دیکھو تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے:

لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ (مجادلہ ۲۲)

آیت کریمہ میں صاف فرمادیا کہ جو اللہ یا رسول اللہ کی جناب میں گستاخی کرے مسلمان اس سے دوستی نہ کرے گا جس کا صریح مفاد ہوا کہ جو اس سے دوستی کرے وہ مسلمان نہ ہوگا، پھر اس کا حکم قطعاً عام ہونا بالتصریح ارشاد فرمایا کہ باپ بیٹے بھائی عزیز سب کو گنایا یعنی کوئی کیسا ہی تمہارے زعم میں معظم یا کیسا ہی تمہیں بالطبع محبوب ہو۔ ایمان ہے تو گستاخی کے بعد اس سے محبت نہیں رکھ سکتے اس کی وقعت نہیں مان سکتے ورنہ مسلمان نہ ہوگے۔ (تمہید ایمان)

بدمذہبوں کی صحبت اور انکے یہاں رشتہ کا حکم

آج کل کچھ لوگ دیوبندی وہابی اور دوسرے بدعقیدوں کی بیٹیوں سے اپنے بیٹوں کا نکاح کرتے ہیں اور اس رشتہ میں حرج نہیں سمجھتے اور کہو تو جھٹ سے بول اٹھتے ہیں کہ دیوبندی اور وہابی کی لڑکی سے سنی لڑکے کی شادی جائز ہے یعنی اس کے گھر سے اس کی لڑکی لاسکتے ہیں، اپنی لڑکی اس کو نہ دیں کیونکہ کچھ ایسے غیر متشرع پیر بھی اپنے مریدوں اور قوم کو یہ حکم دیتے ہیں۔ جبکہ اس بارے میں شرعی فیصلہ یہ ہے کہ ہرگز ہرگز جائز نہیں کسی صورت روا نہیں لڑکی اپنے باپ دادا کے مطابق مذہب وہابیہ پر ہے تو مرتدہ ہے اس کا نکاح عالم میں کسی سے نہیں ہوسکتا جس سے ہوگا باطل ہوگا اور زنائے خالص۔ کما فی الدر المختار و الھندیۃ و الفتاویٰ الرضویۃ وغیرھا۔

مذہب وہابیہ، دیوبندیہ پر نہیں ہے، سنیہ ہے اپنے باپ دادا کے مذہب وہابیت و دیوبندیت سے بیزار ہے ان کو ان کے کفریات کے باعث کافر و مرتد گردانتی ہے تو نکاح میں لائی جاسکتی ہے۔ **لا باس به** مگر یہ مستبعد ہے اور خلاف واقع۔ مشاہدات اور تجربات اس کے شاہد ہیں کہ اس سے مفاسد کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ محرمات شرعیہ میں مبتلا ہوکر دین و دنیا کا نقصان اٹھاتے ہیں۔ ولا حول و لا قوۃ الا باللہ جو لوگ اس طرح کا حکم دیتے ہیں و ہ ناعاقبت اندیش ہیں اور مقاصد شرع سے سخت غافل یا احکام شرع سے سخت جاہل دانستہ یا

نادانستہ فتنہ فساد کو ہوا دینے والے اور مذہب اہل سنت و جماعت کو نقصان پہنچانے والے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں سمجھ دے وتوفیق و ہدایت۔ حدیث شریف میں ایسوں کے بارے میں ارشاد ہے۔ "فضلوا و اضلوا" یعنی بے علم فتویٰ دے کر خود گمراہ ہونگے اور دوسروں کو گمراہ کریں گی۔ العیاذ باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ایسے لوگ احکام شرع سے بے بہرہ ہیں ان کی باتوں پر عمل جائز نہیں کیا علم ودانش کے دعویٰ داروں اور ان پیروں کو خبر نہیں کہ جماعت وہابیہ، دیوبندیہ، رافضیہ وغیرہا فرقۂ باطلہ سے براوری کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے اور دونوں جہاں کا خسران ہی خسران مثلاً پیر صاحب یا مدعی علم ودانش نے کسی وہابی یا دیوبندی کو اپنا برادر بنایا اس کی لڑکی سے اپنا لڑکا نکاح کیا۔ لڑکا دیوبندی، یا وہابی کا داماد بنا اس سلسلہ میں وہابیہ دیوبندیہ سے گفت وشنید ہوگی یا نہیں؟ ان سے سلام وکلام ہوگا یا نہیں؟ اس کا اس کے یہاں اور اس کا اس کے وہاں آنا جانا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا ہوگا یا نہیں؟ ضرور ہوگا اور یقینا ہوگا یہ بیمار پڑے یا وہ یہ مرے یا وہ عیادت اور جنازے کی شرکت کو جائے گا یا نہیں؟ ضرور جائے گا اور یقینا جائے گا یہ سب باتیں حرام وناجائز ہیں یا نہیں؟ ضرور ہیں اور یقینا قطعاً اجماعاً حرام ہیں۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ۶ ص ۹۰ پر فرماتے ہیں:

"ان سے (یعنی وہابیہ دیوبندیہ وغیرہا فرقۂ باطلہ سے) میل جول قطعی حرام ان سے سلام وکلام حرام، انہیں پاس بٹھانا حرام، ان کے پاس بیٹھنا حرام، بیمار پڑیں تو ان کی عیادت حرام مر جائیں تو مسلمانوں کا سا انہیں غسل وکفن دینا حرام، ان کا جنازہ اٹھانا حرام، ان پر نماز پڑھنا حرام، انہیں مقابر مسلمین میں دفن کرنا حرام، ان کے قبر پر جانا حرام، انہیں ایصال ثواب کرنا حرام، مثل نماز جنازہ کفر۔ بالجملہ اگر غیر مقلد عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو اس سے نکاح محض باطل وزنا ہے کہ مسلمان عورت کا کافر مرد سے نکاح اصلاً صحیح نہیں اور اگر عقیدۂ کفریہ نہ بھی رکھتا ہو تو بدمذہب سے مناکحت بحکم آیت وحدیث منع ہے ملخصاً۔

اور وہابیت اور بدمذہبیت کی صحبت اور اس کے برے اثرات کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ" (البقرۃ ۱۹۵) اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ اور بدمذہبی ہلاک حقیقی ہے۔

قرآن وحدیث کا فیصلہ ہے مسلمانو! ہوشیار رہو، بدمذہب کی صحبت سے بچو، اپنے ایمان کی حفاظت کرو، دشمن رسول سے کبھی براوری نہ کرو، تمہارا برادر وہی ہے جو تمہارا ہم مذہب ہے۔ وہابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف سے چڑھتا ہے۔ خداوند کریم اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریفیں کرتا ہے قرآن پاک اور حدیث پاک حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف سے پر ہے لیکن اس کو دکھائی نہیں دیتا کیوں دیکھائی نہیں دیتا کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جلن ہے، عداوت ہے، دشمنی ہے اور جسے رسول سے دشمنی، ہو ان کی تعریف سے جلن ہو، کڑھ ہو تو مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔

مسلمانو! ابھی بھی ہوش سنبھالو! اپنے اور غیر کو پہچانو، جو تمہارا ہم مذہب ہے وہ تمہارا برادر ہے، جو تمہارا ہم عقیدہ اور ہم مذہب نہیں وہ تمہارا برادر نہیں۔ یہی قرآن وحدیث اور فقہ کی کتابوں سے ثابت ہے۔

اس مختصر فتویٰ دافع طغویٰ نافع تقویٰ رافع بلوئی کو اس نصیحت وموعظت اور دل میں بیٹھ جانے والی ہدایت پر بس کرتا ہوں۔

نسئل اللہ العفو والعافیۃ والمعافات الدائمۃ فی الدنیا والآخرۃ نعوذ باللہ من اھل النار ومن شر الشرار وحال ذی الضلالۃ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علیٰ سید المرسلین والہ واصحابہ اجمعین الیٰ یوم القیامۃ والحمد للہ الذی اقامنا علیٰ الھدایۃ فی البدایۃ والنھایۃ واللہ اعلم وعملہ احکم واتم۔

۲۱/۱/ ۱۴۱۱ھ

□□□